ایس۔ایل۔او بیسڈ سوالات بطور نمونہ

اسلامیات لازمی

برائے جماعت نہم

عباس علی عباس

پی ایچ ڈی اسکالر

(ایم فل اسلامیات، ایم اے عربی، ایم ایڈ، پی ٹی سی)

عربیک ٹیچر، گورنمنٹ ہائی سکول سیری صوابی

نوٹ: عزیز طلبہ! یہ نوٹس صرف راہنمائی کے لیے بنائے گئے ہیں تاکہ طلبہ ان سے راہنمائی حاصل کر کے اپنے آپ کو امتحانات کے لیے تیار کریں۔ امید ہے یہ نوٹس ان شاء اللہ امتحانات کی تیاری کے لیے کارگر ثابت ہوں گے، لیکن ضروری نہیں کہ پرچے میں سوالات بالکل نوٹس کے مطابق ہوں۔

نوٹس میں سورہ انفال کی آیات، احادیث مبارکہ اور موضوعاتی اسباق کے متعلق اہم سوالات شامل ہیں لیکن کتاب، کسی مستند تفسیر اور اساتذہ کرام کی مدد سے سورہ انفال کا ترجمہ اور مختصر تشریح بھی لازماً سیکھیں۔

سورۃ الانفال　　(آیت نمبر 1 تا 10)

سوال 1: انفال سے کیا مراد ہے؟

جواب: انفال نفل کی جمع ہے اور نفل زائد یا اضافی چیز کو کہا جاتا ہے۔ اصطلاح میں انفال سے مراد مالِ غنیمت ہے۔

سوال 2: مالِ غنیمت کو انفال کیوں کہا گیا؟

جواب: مسلمان جنگ اللہ کی رضا کے لیے لڑتے ہیں نہ کہ دنیوی مفاد اور مال وغیرہ کے لیے۔ چونکہ اللہ کی رضا کے ساتھ مالِ غنیمت کا اضافی انعام بھی ملتا ہے، اس لیے اسے انفال کہا گیا ہے۔

سوال 3: حقیقت میں مال غنیمت کس کا ہے؟

جواب: درحقیقت مالِ غنیمت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا مال ہے۔

سوال 4: مالِ غنیمت اللہ اور رسول ﷺ کے ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: مالِ غنیمت اللہ اور رسول ﷺ کے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی تقسیم کے بارے میں اللہ اور اس کا رسول ﷺ جو فیصلہ فرمائے گا اُس کے مطابق اِس کی تقسیم ہوگی۔

سوال 5: اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت سے مراد ہر معاملہ میں خوشی خوشی اللہ اور رسول ﷺ کا حکم ماننا ہے۔

سوال 6: مؤمنوں کی صفات لکھیں۔　یا　حقیقی مومن کون لوگ ہیں؟

جواب: مومنوں کی صفات درجہ ذیل ہیں:

جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں۔

جب ان کے سامنے اللہ کی آیتیں پڑھی جائیں تو ان کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔

وہ اپنے رب پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں۔

وہ نماز قائم کرتے ہیں۔

وہ اپنے مال کو اللہ کی رضا کے لیے خرچ کرتے ہیں۔

سوال 7: ایمان بڑھ جانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایمان بڑھ جانے سے مراد ایمان کی ترقی ہے۔ جس کی وجہ سے نیکوں سے محبت اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔

سوال 8: اقامتِ الصلوۃ (نماز قائم کرنے) کا کیا مطلب ہے؟

جواب: نماز قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ نماز کے اداب اور شرائط کا خیال رکھ کر اسے اچھی طرح ادا کی جائے۔

سوال9: مومن اپنا مال کن کاموں میں خرچ کرتے ہیں؟

جواب: مومن اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دین کی حفاظت اور سربلندی کے ساتھ ساتھ غریبوں، بیواؤں اور یتیموں کی مدد اور دیگر فلاحی کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔

سوال10: بعض مومن کفارِ مکہ سے لڑنے پر کیوں ناخوش تھے؟

جواب: مسلمان مدینے سے تجارتی قافلے پر حملہ کرنے کی نیت سے نکلے تھے اور جب راستے میں کفارِ مکہ سے لڑنے کی بات سامنے آگئی تو کم تعداد اور جہاد کی تیاری نہ ہونے کی وجہ سے انہوں نے فطری طور پر اپنی کمزوری کا اظہار کیا۔ تاہم یہ کوئی نافرمانی یا انکار نہیں تھا۔

سوال11: سورۃ انفال کے مطابق دو گروہوں سے کیا مراد ہے؟

جواب: دو گروہوں میں سے ایک تو ابو سفیان کا تجارتی قافلہ تھا جو شام سے مکے کو واپس جارہا تھا اور دوسرا گروہ کفار کا لشکر تھا جو ابو جہل کی سربراہی میں مسلمانوں سے لڑنے کے لیے مکے سے نکلا تھا۔

سوال12: غیر ذات الشوکۃ سے کیا مراد ہے؟

جواب: غیر ذات الشوکۃ کے معنی بغیر اسلحے یا بغیر قوت و طاقت والی جماعت ہے۔ اس سے مراد کفار کا تجارتی قافلہ ہے۔

سوال13: سورۃ انفال میں حق اور باطل سے کیا مراد ہے؟

جواب: سورۃ انفال میں حق سے مراد مسلمانوں کی جماعت اور اسلام ہے جب کہ باطل سے مراد مشرکین اور ان کا باطل مذہب (کفر) ہے۔

سوال14: سورۃ انفال میں کس غزوے کا ذکر ہے؟

جواب: سورۃ انفال میں کفر اور اسلام کے پہلے معرکے "غزوہ بدر" کا ذکر ہے۔

سوال15: غزوہ بدر میں مسلمانوں اور کافروں کی تعداد کتنی تھی؟

جواب: غزوہ بدر میں مسلمانوں کی تعداد تین سو تیرہ اور کافروں کی تعداد ایک ہزار تھی۔

سوال16: غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لیے کتنے فرشتے بھیجے؟

جواب: غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کے لیے ایک ہزار فرشتے بھیجے۔

سوال17: غزوہ بدر میں فرشتوں کے نزول کا اصل مقصد کیا تھا؟

جواب: غزوہ بدر میں فرشتوں کے نزول کا اصل مقصد مسلمانوں کو بشارت دینا اور ان کے دل کو اطمینان دلانا تھا۔

سوال18: مدد در حقیقت کس کی طرف سے ہوتی ہے؟

جواب: مدد در حقیقت اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔

سورۃ الانفال　　(آیت نمبر 11 تا 19)

سوال 1: آیت میں شیطان کی نجاست سے کیا مراد ہے؟

جواب: آیت میں شیطان کی نجاست سے مراد شیطانی وسوسے ہیں جو غزوہ بدر کے موقع پر پیدا ہوئے تھے۔

سوال 2: غزوہ بدر کے موقعے پر مسلمانوں کو بارش کے کیا فائدے ملے؟

جواب: غزوہ بدر کے موقعے پر بارش کے درجہ ذیل فوائد ملے:

بارش نازل ہوئی تو وضو اور غسل کے لیے پانی کا بندوبست ہوا۔

پینے کے لیے صاف پانی مل گیا۔ شیطان کے وسوسے ختم ہوئے۔

مسلمانوں کی طرف ریت تھی تو وہ جم گئی اور کفار جس جگہ ٹھہرے تھے وہ کیچڑ بن گئی۔

سوال 3: میدان جنگ میں کن موقعوں پر پیٹھ پھیرنے (بھاگ جانے) کی اجازت ہے؟

جواب: میدان جنگ میں جنگی چال (حکمت عملی) کے طور پر اور اپنی فوج سے جا ملنے کی نیت سے پیٹھ پھیرنے کی اجازت ہے۔

سوال 4: میدان جنگ سے بھاگ جانے کی سزا کیا ہے؟

جواب: میدان جنگ سے بھاگ جانے والا اللہ کی غضب میں گرفتار ہو جاتا ہے اور آخرت میں اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

سوال 5: غزوہ بدر کے موقعے پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر کیا نعامات کیے؟

جواب: غزوہ بدر کے موقعے پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر درجہ ذیل انعامات کیے:

مسلمانوں کی تسکین و راحت کے لیے ان پر اونگھ طاری کر دی۔

تازہ دم ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ نے ان پر بارش برسائی۔

اللہ نے ان کے دلوں سے خوف ختم کر کے ان کے دلوں کو مضبوط کیا۔

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ثابت قدم رہنے کے لیے فرشتے بھیجے۔

اللہ نے کافروں کے دلوں میں مسلمانوں کا رعب ڈال دیا۔

سوال 6: غزوہ بدر میں در حقیقت کس کی مدد سے مسلمانوں نے کافروں کو شکست دی؟

جواب: غزوہ بدر میں در حقیقت اللہ تعالیٰ کی مدد سے مسلمانوں نے کافروں کو شکست دی۔

سوال 7: غزوہ بدر کے بعد کافروں کو کیا تنبیہ کی گئی؟

جواب: غزوہ بدر کے بعد اللہ تعالیٰ نے کافروں کو تنبیہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اپنے برے اعمال سے باز آجاؤ تو بہتر ہوگا اور اگر تم لوگ پھر سے مسلمانوں کے خلاف نکل کر نافرمانی کرو گے تو یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ساتھ ہے اور تم لوگوں کو پھر سے ذلت اور عذاب کا سامنا کرنا ہوگا۔

سورۃ الانفال (آیت نمبر 20 تا 28)

سوال 1: اللہ کے نزدیک بدترین جانور کون ہیں؟

جواب: اللہ کے نزدیک بدترین جانور وہ کافر اور نافرمان لوگ ہیں جو نہ تو حق بات سنتے ہیں اور نہ حق بات بول سکتے ہیں۔ نیز ان میں حق بات سمجھنے کے لیے عقل بھی نہیں ہوتی۔

سوال 2: اللہ تعالیٰ کس طرح آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے؟

جواب: اس سے مراد یہ ہے کہ بندوں کے دل اللہ کے قبضے میں ہیں اور اللہ تعالیٰ جیسے چاہتا ہے تصرف فرماتا ہے۔

سوال 3: اللہ اور رسول ﷺ سے خیانت کرنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کرنا اللہ اور رسول ﷺ سے خیانت ہے۔

سوال 4: اپنی امانتوں میں خیانت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اپنی ذمہ داریوں اور فرائض میں کوتاہی کرنا، حقوق کی صحیح ادائیگی نہ کرنا اور راز کی باتیں اِفشا کرنا اپنی امانتوں میں خیانت ہے۔

سوال 5: مال اور اولاد کو فتنہ (آزمائش) کیوں کہا گیا ہے؟

جواب: مال اور اولاد کی محبت اور ان کے ساتھ مشغولیت کی وجہ سے بسا اوقات انسان سے فرائض اور واجبات میں کوتاہی ہو جاتی ہے اور کبھی کبھار انسان مال و دولت اور اولاد کی خاطر حرام میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے، اس لیے مال اور اولاد کو فتنہ کہا گیا ہے۔

سورۃ الانفال　　(آیت نمبر 29 تا 37)

سوال 1: تقویٰ (پرہیز گاری) اختیار کرنے (اللہ سے ڈر جانے) کے کیا کیا نعامات ہیں؟

جواب: تقوی کے درجہ ذیل انعامات ملتے ہیں:

حق و باطل میں فرق کرنے کی صلاحیت عطا کی جاتی ہے۔

گناہوں کی معافی مل جاتی ہے۔

بخشش اور مغفرت ہو جاتی ہے۔

سوال 2: سورۃ انفال میں اللہ کے چال چلانے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: سورۃ انفال میں اللہ کے چال چلانے کا مطلب یہ ہے کہ کفار مسلمانوں کے خلاف تدبیریں سوچتے ہیں اور اللہ تعالی ان کی تدبیروں اور منصوبوں کو ناکام بناتا ہے۔

سوال 3: اساطیر الاولین سے کیا مراد ہے؟

جواب: اساطیر الاولین سے مراد سنی سنائی باتیں اور گزرے ہوئے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔ کافر اپنی ضد اور عناد کی وجہ سے قرآن کو اساطیر الاولین کہتے تھے۔

سوال 4: کافروں کے مطالبے کے باوجود ان پر عذاب کیوں نازل نہ ہوا؟

جواب: مکے میں حضور ﷺ کی موجودگی اور ہجرت کے بعد مکے میں رہ جانے والے مسلمانوں کی دعا اور استغفار کی وجہ سے کافروں پر فوری عذاب نازل نہ ہوا۔

سوال 5: مسجد حرام کے متولی (نگران) کون ہیں؟

جواب: مسجد حرام کے متولی متقی مسلمان ہیں۔

سوال 6: خانہ کعبہ کے آس پاس کافروں کی عبادت کیا تھی؟

جواب: کافروں کی عبادت سیٹیاں اور تالیاں بجانے کے سوا کچھ نہ تھی۔

سوال 7: اللہ کے راستے سے روکنے پر مال خرچ کرنے کی وجہ سے کافروں کو کیا سزا ملے گی؟

جواب: کافروں کو دنیا میں مغلوب ہو کر مال ضائع ہو جانے کا افسوس ہو گا اور آخرت میں ان کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔

سوال 8: سورہ انفال میں طیب اور خبیث سے کیا مراد ہے؟

جواب: طیب سے مراد مسلمانوں کے اموال طیبہ (پاک) اور خبیث سے مراد کافروں کے ناپاک اموال ہیں۔ نیز طیب سے مراد مسلمان اور خبیث سے مراد کفار بھی ہو سکتے ہیں۔

سوال9: قیامت میں اللہ تعالی کس طرح طیب کو خبیث سے الگ کر دے گا؟

جواب: اللہ تعالی قیامت میں تمام مسلمانوں کو جنت میں جمع کر کے ان کے پاک اموال پر ان کو اجر دے گا اور سب کافروں کو جہنم میں ڈال کر ان کے خبیث اموال کو ان کے لیے وبال بنائے گا۔

سوال10: کافروں نے حضور ﷺ کے خلاف کیا کیا منصوبے بنائے تھے؟

جواب: کافروں نے حضور ﷺ کو قید کرنے، ملک بدر (جلاوطن) کرنے اور جان سے مار دینے کے منصوبے بنائے تھے۔

سورۃ الانفال　　(آیت نمبر 38 تا 44)

سوال 1: کافروں سے کب تک جنگ کرنے کا حکم ہے؟

جواب: کافروں سے تب تک جنگ کرنے کا حکم ہے کہ فتنہ (کفر و شرک) باقی نہ رہے اور اسلام غالب آ جائے۔

سوال 2: مالِ غنیمت کا خمس (پانچواں حصہ) کن کے لیے ہے؟

جواب: مال غنیمت کا پانچوں حصہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔

سوال 3: موجودہ دور میں (رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد) مال غینمت کا خمس کن کے لیے ہے؟

جواب: حضور ﷺ کی وفات کے بعد مال غنیمت کا خمس یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے۔

سوال 4: یوم الفرقان سے کیا مراد ہے؟

جواب: یوم الفرقان کے معنی فیصلے کا دن ہیں۔ چونکہ غزوہ بدر کے دن کفر کے باطل ہونے اور اسلام کے حق ہونے کا فیصلہ ہوا تھا اسی وجہ سے سورہ انفال میں جنگ بدر کے دن کو یوم الفرقان کہا گیا ہے۔

سوال 5: غزوہ بدر کے اچانک واقع ہونے میں کیا حکمت تھی؟

جواب: غزوہ بدر اللہ تعالی نے اس لیے اچانک واقع کیا تا کہ کوئی جماعت مقابلہ کرنے سے پیچھے نہ ہٹے، اہل ایمان واضح طور پر فتح یاب ہو جائیں اور کافر واضح طور پر شکست سے دوچار ہو جائیں۔

سورۃ الانفال (آیت نمبر 45تا48)

سوال 1: کفار سے مقابلے کے وقت کن باتوں کا حکم ہوا ہے؟

جواب: کفار سے مقابلے وقت ثابت قدم رہنے، کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے، اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرنے، آپس میں اختلافات سے بچنے اور مشکلات پر صبر کرنے کا حکم ہوا ہے۔

سوال 2: باہمی اختلافات سے کیا نقصان ہوتا ہے؟

جواب: آپس کے اختلافات کی وجہ سے بزدلی پیدا ہو جاتی اور لڑنے کی ہمت ختم ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے کافروں کے دلوں سے مسلمانوں کی عظمت اور ہیبت ختم ہو جاتی ہے۔

سوال 3: سورۃ انفال میں مسلمانوں کو کن لوگوں کی طرح نہ بن جانے کا حکم ہوا ہے؟

جواب: مسلمانوں کو ان کافروں کی طرح نہ بن جانے کا حکم ہوا ہے جو جنگ کے لیے متکبرانہ انداز میں اور دکھاوہ کرتے ہوئے گھروں سے نکلے تھے اور وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتے تھے۔

سوال 4: غزوہ بدر کے موقع پر شیطان نے کیا کردار ادا کیا تھا؟

جواب: غزوہ بدر کے موقع پر شیطان نے مشرکین کو جنگ کے لیے آمادہ کیا اور ان کو کہا کہ آج تم پر کوئی غالب نہیں آئے گا اور میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔

سوال 5: شیطان میدان جنگ سے کیوں بھاگ نکلا؟

جواب: جنگ شروع ہونے سے پہلے جب شیطان نے فرشتوں کو دیکھا تو ڈر کے مارے بھاگ گیا۔

سوال 6: شیطان نے میدان جنگ سے بھاگتے ہوئے کافروں کو کیا کہا؟

جواب: شیطان نے کافروں کو کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہوں اور میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم لوگ نہیں دیکھ سکتے، اس لیے میرا اور تم لوگوں کا کوئی تعلق ہی نہیں۔

سورۃ الانفال　　(آیت نمبر 49 تا 58)

سوال 1: مسلمان لڑنے کے لیے تیار ہوئے تو منافقین اور مشرکین نے مسلمانوں کے بارے میں کیا کہا؟

جواب: منافقین اور مشرکین نے کہا کہ مسلمانوں کو ان کے دین نے مغرور کیا۔ یعنی مسلمانوں کو ان کے دین نے فریب میں ڈال کر موت کے منہ میں دے دیا۔

سوال 2: کافروں کی روحیں کیسی نکالی جاتی ہیں؟

جواب: جب کافروں کی روحیں نکالی جاتی ہیں تو فرشتے ان کو چہروں اور پشتوں پر مارتے ہیں اور ان کو کہتے ہیں کہ جلنے کے عذاب کا مزہ چکھو۔

سوال 3: اللہ تعالی کوئی نعمت کب چھین لیتا ہے؟

جواب: جب نعمت کی قدر نہ کی جائے اور نیکیوں کو چھوڑ کر نافرمانیاں شروع کی جائیں تو اللہ تعالی نعمت چھین لیتا ہے۔

سوال 4: شرّ الدّواب (بدترین جانور) کن کو کہا گیا؟

جواب: شرّ الدّواب کافروں کو کہا گیا جو ایمان نہیں لاتے۔

سوال 5: مسلمانوں کو عہد (وعدہ) توڑنے والے کافروں کے بارے میں کیا حکم ہوا؟

مسلمانوں کو عہد توڑنے والے کافروں کے بارے میں حکم ہوا کہ لڑائی میں ان کو ایسی دردناک سزا دیں کہ لوگ ان سے عبرت حاصل کریں۔

سورۃ الانفال (آیت نمبر 59 تا 64)

سوال 1: مسلمانوں کو جہاد کے لیے تیار رہنے کا حکم کیوں ہوا ہے؟

جواب: مسلمانوں کو جنگ کے لیے قوت اور اسلحہ وغیرہ تیار رکھنے کا حکم اس لیے ہوا ہے تا کہ وہ اپنے اور اللہ کے دشمنوں (کافروں) کے دلوں میں اپنا رعب ڈالیں اور ان ظاہری دشمنوں کے علاوہ منافقین اور ان کافروں پر بھی ہیبت طاری رہے جو ابھی دشمنی پر اتر نہیں آئے ہیں۔

سوال 2: اگر کافر صلح کے لیے مائل ہو جائیں تو مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کفار صلح کا ارادہ ظاہر کریں تو مسلمانوں کو بھی اللہ پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے صلح کے لیے مائل ہونا چاہیے۔

سوال 3: سورہ انفال کے مطابق کافروں کے خلاف نبی کریم ﷺ کے لیے کون کافی ہے؟

جواب: کافروں کے خلاف حضور ﷺ کے لیے حقیقی طور پر اللہ تعالیٰ کی مدد اور ظاہری اسباب کے طور پر مومنوں کا ساتھ کافی ہے۔

سورۃ الانفال　　(آیت نمبر 65 تا 69)

سوال 1: ابتدا میں مسلمانوں کے کتنے کافروں پر غالب آجانے کا وعدہ ہوا تھا؟　یا　ابتدا میں مسلمانوں کو کتنے کافروں سے فرار اختیار نہ کرنے کا حکم ہوا تھا؟

جواب: ابتدا میں مسلمانوں کو اپنی جماعت سے دس گنا بڑی جماعت سے فرار اختیار نہ کرنے کا حکم ہوا تھا اور ثابت قدم رہنے پر ان سے اس دس گنا بڑی جماعت پر غالب آنے کا وعدہ ہوا تھا۔

سوال 2: مسلمانوں میں کمزوری پانے کے بعد کتنے کافروں سے فرار اختیار نہ کرنے کا حکم ہوا؟

جواب: مسلمانوں میں کمزوری پانے کے بعد اللہ تعالی نے دوگنی جماعت کے مقابلے سے فرار اختیار نہ کرنے کا حکم دیا۔ اللہ تعالی نے صبر کرنے اور ثابت قدم رہنے پر مسلمانوں سے دوگنی جماعت پر غالب آجانے کا وعدہ بھی کیا۔

سورۃ الانفال　(آیت نمبر 70 تا 75)

سوال 1: غزوہ بدر میں قید ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے ذریعے کیا پیغام دیا؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ارشاد فرمایا کہ جن قیدیوں نے ایمان لانے کا دعوی کیا ہے ان کو پیغام دو کہ اگر آپ لوگوں نے واقعی ایمان لایا ہو تو اللہ تعالیٰ تم کو اس مال سے بہتر مال عطا فرمائے گا جو فدیہ کے طور پر تم سے لیا گیا ہے اور تمہاری مغفرت بھی فرمائے گا۔

سوال 2: سورہ انفال میں مہاجر، غیر مہاجر اور انصار کے آپس میں تعلق کے بارے میں کیا ارشاد ہوا؟

جواب: سورۃ انفال کے مطابق مہاجرین اور انصار آپس میں دوست اور وارث ہیں جب کہ مہاجر اور غیر مہاجر آپس میں دوست اور وارث نہیں ہوں گے۔ تاہم اگر غیر مہاجر کافروں کے خلاف مدد کے لیے پکارے تو ان کی مدد کی جائے گی۔

سوال 3: سورہ انفال کے مطابق کن باتوں کی وجہ سے مومن ایک دوسرے کے دوست اور رفیق ہیں؟

جواب: ایمان لانے، ہجرت کرنے، اپنے مال اور جان سے جہاد کرنے اور مہاجرین کی مدد کرنے کی وجہ سے مومن (مہاجرین و انصار) ایک دوسرے کے دوست اور رفیق ہیں۔

سوال 4: مکے سے مدینے ہجرت کرنے کی کیا حیثیت تھی؟

جواب: مکے سے مدینے ہجرت کرنا فرض تھا۔

سوال 5: کیا کافر اور مسلمان ایک دوسرے کے وارث بن سکتے ہیں؟

جواب: کافر اور مسلمان ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے۔ مسلمان کا وارث مسلمان بنے گا اور کافر کا وارث کافر بنے گا۔

سوال 6: سورہ انفال کے آخر میں کن مومنوں کو سچے مومن کہا گیا؟

جواب: سورہ انفال کے آخر میں ہجرت اور جہاد کرنے والے اور ان کی مدد کرنے والے (انصار) کو سچے مومن کہا گیا۔

سوال 7: مہاجرین اور انصار کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کس انعام کا وعدہ ہوا؟

جواب: مہاجرین اور انصار کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت کا وعدہ ہے اور جنت میں ان کو عزت والی روزی ملے گی۔

باب دوم: مطالعہ احادیث مبارکہ

حدیث نمبر 1:　اَفضَلُ الاَعمَالِ لَااِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَ اَفضَلُ الدُّعَاءِ الاِستِغفَارُ

ترجمہ:　سب سے زیادہ فضیلت والا عمل لا الہ الا اللہ اور بہترین دعا استغفار ہے۔

تشریح:　اس حدیث شریف میں لَااِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کو بہترین عمل کہا گیا ہے لیکن اس کا مطلب فقط زبان سے یہ کلمات ادا کرنا نہیں ہے بلکہ دل کے یقین اور محبت کے ساتھ ان کلمات کا ورد بھی کرنا ہوگا اور عملی طور پر اللہ تعالی کی عبادت کر کے ظاہری اور باطنی شرک سے اجتناب بھی کرنا ہوگا۔ شیطانی وسوسوں اور ضعفِ ایمان کی وجہ سے انسان سے جو گناہ ہو جاتے ہیں، استغفار کی وجہ سے وہ معاف ہو جاتے ہیں اور غموں سے نجات بھی ملتی ہے۔ استغفار رزق میں فراخی اور برکت کا بھی سبب ہے۔ استغفار کرتے ہوئے صدق دل سے گناہوں پر نادم اور پشیمان ہونا چاہیے۔

حدیث نمبر 2:　طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ

ترجمہ:　علم کی طلب ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے۔

تشریح:　ہر بالغ مرد اور عورت پر اتنا علم حاصل کرنا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی دین کے مطابق گزار سکے۔ دینی علوم کے ساتھ ساتھ جس طرح مردوں کے لیے دنیوی تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے بالکل اسی طرح عورتوں کے لیے بھی ایک حد تک تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے۔ لیکن عورتوں کو خصوصی طور پر بے پردگی اور مخلوط نظام تعلیم سے اجتناب کرنا چاہیے۔

حدیث نمبر 3:　خَیرُکُم مَن تَعَلَّمَ القُرآنَ وعلَّمَہٗ

ترجمہ:　تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے (دوسروں) کو سکھایا۔

تشریح:　سیکھنے سکھانے کا عمل ایک بہت بہترین عمل ہے اور خود حضور ﷺ نے فرمایا کہ "مجھے معلم (استاذ) بنا کر بھیجا گیا ہے"۔ سیکھنا سکھانا تو بذات خود ایک قابل احترام عمل ہے اور جو لوگ قرآن سیکھنے یا اسے دوسروں کو سکھانے میں مشغول رہتے ہیں تو یقینا اللہ کے ہاں ان کا بہت بڑا مرتبہ اور مقام ہے۔ قرآن کے معنی اور مفہوم جاننا بھی بہت ضروری ہے لیکن قرآن کے احکامات پر عمل کرنا بھی لازمی ہے۔

حدیث نمبر 4:　مَن صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً فَتَحَ اللّٰہُ لَہٗ بَابًا مِنَ العَافِیَۃِ

ترجمہ:　جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ تعالی نے اس کے لیے عافیت کا ایک دروازہ کھول دیا۔

تشریح:　حضور ﷺ ہمارے محسن ہیں اور وہ درود سلام کے بہت زیادہ حق دار ہیں۔ ایک حدیث شریف میں ارشاد ہے کہ "بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے" (ترمذی)۔ خود اللہ تعالی اور اس کے فرشتے بھی نبی ﷺ پر دورد بھیجتے ہیں اور مسلمانوں کو بھی یہی حکم ہوا ہے۔ اللہ تعالی کا درود بھیجنا رحمت نازل کرنا ہے، فرشتوں کی طرف سے درود دعا کرنا ہے اور مسلمانوں کی طرف سے درود دعا اور مدح و ثنا ہے۔ عافیت سے مراد سلامتی اور بھلائی ہے۔

حدیث نمبر 5: لَا یُؤمِنُ اَحَدُکُم حَتّٰی یَکُونَ ھَوَاہُ تَبِعًا لِمَا جِئتُ بِہٖ

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس (دین) کے مطابق نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔

تشریح: کامل اور حقیقی مومن صرف وہی لوگ ہیں جو ہر معاملے میں حضور ﷺ کی اطاعت اور پیروی کرتے ہیں۔ اگر خواہشات دین کے تابع نہ ہوں تو انسان خود کو کامل مومن نہیں کہہ سکتا۔ یعنی کامل مومن بننے کے لیے کسوٹی اور معیار دین ہے۔ انسان اپنی ذاتی پسند ناپسند اور نفس کی خواہشات کے خلاف چل کر خود کو دین کا تابع بنائے گا تب ہی ایمان کی حلاوت اور برکات نصیب ہوں گی۔

حدیث نمبر 6: لَیسَ مِنَّا مَن لَّم یَرحَم صَغِیرَنَا وَلَم یُوَقِّر کَبِیرَنَا

ترجمہ: وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام نہ کرے۔

تشریح: اس حدیث مبارک میں چھوٹوں پر رحم نہ کرنے اور بڑوں کی عزت نہ کرنے والوں کے بارے میں ارشاد ہوا ہے کہ ایسا شخص ہم میں سے نہیں ہے۔ یعنی وہ کامل مومن نہیں ہے اور اس کا یہ عمل مسلمانوں والا نہیں ہے۔ کیوں کہ دین اسلام فقط چند مخصوص عبادات اور عقائد کا نام نہیں ہے بلکہ یہ تو انسان کی پوری زندگی پر محیط ہے۔ چونکہ بچے اور بزرگ افراد شفقت اور احترام کے زیادہ حق دار ہوتے ہیں اس لیے اس حدیث میں بچوں پر رحم اور شفقت نہ کرنے اور بڑوں کی عزت اور تکریم نہ کرنے والے سے بیزاری اور نفرت کا اظہار ہوا ہے۔

حدیث نمبر 7: اَلرَّاشِی وَالمُرتَشِی کِلَاھُمَا فِی النَّارِ

ترجمہ: رشوت دینے اور لینے والا دونوں آگ میں ہیں۔

تشریح: رشوت عموماً ناجائز کاموں کے لیے دیا اور لیا جاتا ہے اور ایسی صورت میں راشی اور مرتشی دونوں ظلم کے مرتکب ہو کر اپنے آپ کو جہنم کے حق دار بناتے ہیں۔ اگرچہ علماء کرام نے اپنے جائز حق کے لیے مجبوری کی حالت میں رشوت دینے کو جائز قرار دیا ہے اور یوں صرف رشوت لینے والا گنہگار ہو گا لیکن پھر بھی جہاں تک ممکن ہو رشوت کا معاملہ کرنے سے بچنا چاہیے۔ رشوت کی وجہ سے معاشرے سے عدل و انصاف اور امن و سکون ختم ہو جاتا ہے اور بد امنی اور بے چینی پیدا ہو جاتی ہے اس لیے ہر فرد کی ذمہ داری ہے کہ اس کے سدِباب کے لیے کوشش کرے۔

حدیث نمبر 8: اِنَّ اَکمَلَ المُؤمِنِینَ اِیمَانًا اَحسَنُھُم خُلُقًا

ترجمہ: یقیناً مومنوں میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جو ان میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے۔

تشریح: دین اسلام کے بنیادی اجزا میں سے ایک اخلاقیات ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "مجھے اعلی اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے"۔ اچھے اخلاق کی وجہ سے دشمن کے دل میں بھی نرمی اور محبت پیدا ہو جاتی ہے اور بد اخلاقی کی وجہ سے اپنے قریبی لوگ بھی دشمن بن جاتے ہیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اخلاق کے بغیر کوئی شخص کامل مومن نہیں بن سکتا اور اگر کوئی

شخص کامل مومن بننا چاہے تو اس کو اعلیٰ درجے کے اخلاق اپنانے ہوں گے۔

حدیث نمبر 9:　　كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ

ترجمہ:　تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔

تشریح: اس دنیا میں ہر انسان کو کچھ نگرانی اور ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ مثلاً والدین اور گھر کے سربراہ کی ذمہ داری ہے کے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھے اور ان کے لیے رزق حلال کما کر ان کی جائز ضروریات پوری کریں۔ اسی طرح اولاد کی ذمہ داری ہے کہ اپنے والدین کا نام بدنام نہ کریں، ان کی عزت کریں اور محنت کر کے ان کا بوجھ ہلکا کریں۔ مختصر یہ کہ ہم میں سے ہر فرد کی کچھ نہ کچھ ذمہ داری ہے اور ہم سے اپنی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہو گا۔

حدیث نمبر 10:　　خَيْرُ النَّاسِ اَنْفَعَهُمْ لِلنَّاسِ

ترجمہ:　لوگوں میں اچھا وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ نفع دینے والا ہو۔

تشریح: اس حدیث کے مطابق اس شخص کو بہتر اور اچھا کہا گیا ہے جو لوگوں کو فائدہ دینے والا ہو اور جو شخص مخلوقِ خدا کو جتنا زیادہ نفع پہنچائے گا اتنا وہ زیادہ اچھا ہو گا۔ صرف اپنے فائدے کے لیے سوچنا نہ تو کوئی کمال ہے اور نہ یہ عمل انسان کے شایانِ شان ہے۔ اسلام ہمیں دوسروں کے کام آنے اور فلاح و بہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا حکم دیتا ہے۔ اس حکم کو پورا کرنے سے دل کو سکون بھی ملتا ہے اور آخرت میں اللہ تعالیٰ اجر بھی دے گا۔

باب سوم: موضوعاتی مطالعہ

قران مجید: تعارف، فضائل اور حفاظت

سوال 1: قرآن مجید کا تعارف لکھیں۔

جواب: قرآن مجید اللہ کی آخری کتاب ہے جو آخری پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر تقریباً تئیس سال میں نازل ہوئی اور قیامت تک کے لوگوں کے لیے مشعلِ راہ ہے۔

سوال 2: قرآن مجید کا موضوع کیا ہے؟

جواب: قرآن مجید کا موضوع انسان ہے۔

سوال 3: قرآن مجید کا پچھلی کتابوں کے لیے مھیمن ہونے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: قرآن مجید کا پچھلی کتابوں کے لیے مھیمن (نگہبان) ہونے کا مطلب یہ ہے کہ پچھلی کتابوں میں جو ردوبدل ہوگئی تھی اور اب وہ اپنی اصلی حالت میں موجود نہیں ہیں تو ان کتابوں کی تعلیمات قرآن نے از سرِ نو بیان کیے۔

سوال 4: قرآن مجید زندگی کے کن پہلوؤں کے متعلق راہنمائی فراہم کرتا ہے؟

جواب: قرآن مجید فقط عقائد اور عبادت کی کتاب نہیں ہے بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہءِ حیات ہے جو انسان کی پوری زندگی اور یہاں تک کے زندگی سے پہلے اور مرنے کے بعد کے معاملات کے بارے میں بھی راہنمائی فراہم کرتی ہے۔ قرآن مجید میں عقائد، عبادات اور اخلاقیات کے ساتھ ساتھ معاشرتی اور بین الاقوامی معاملات اور سیاسی اور اقتصادی امور وغیرہ کے متعلق بھی راہنمائی موجود ہے۔

سوال 5: حفاظت قرآن کی وضاحت کریں۔

جواب: قرآن مجید ایک محفوظ کتاب ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالی نے لیا ہے اس لیے قیامت تک کوئی اس میں ردوبدل نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّكۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰـفِظُوۡنَ۝

ترجمہ: حقیقت یہ ہے کہ یہ ذکر (یعنی قرآن) ہم نے ہی اتارا ہے، اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

سوال 6: قرآن مجید کو پہلی بار کس نے یکجا کر کے محفوظ کیا؟

جواب: حضور ﷺ کی رحلت کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نے قرآن مجید کو یکجا کرا کے محفوظ کیا۔

سوال 7: قرآن مجید کی آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام کس نے مقرر فرمائے تھے؟

جواب: قرآن مجید کی آیات کی ترتیب اور سورتوں کے نام رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالی کے حکم سے مقرر فرمائے تھے۔

سوال8: قرآن مجید کے چند فضائل لکھیں۔

جواب: قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اس کے سیکھنے سکھانے اوراس کی تلاوت کرنے پر بہت اجر ملتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: "تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھااور اسے دوسروں کو سکھایا۔"

قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے ایک ایک حرف پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔

قرآن مجید کے احکام پر عمل کرنے میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہے۔

قرآن مجید روحانی اور جسمانی امراض سے نجات دیتا ہے۔

قرآن مجید خود ان لوگوں کی سفارش کرے گا جو اس کی تلاوت میں مشغول ہوتے ہیں۔

سوال9: قرآن مجید کے دستورِ حیات (ضابطہءحیات) ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: قرآن مجید کے دستور حیات ہونے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید نے زندگی کے ہر معاملے کے بارے میں راہنمائی فراہم کیا ہے اور انسانوں کو زندگی گزارنے کے طور طریقے سکھائے ہیں۔

سوال10: قرآن مجید کی حفاظت کون کر رہا ہے اور کیوں؟

جواب: قرآن مجید ابدی کتاب ہے اور قیامت تک کے لوگوں کے لیے مشعِل راہ ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ خود اس کی حفاظت کر رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت

سوال 1: اللہ تعالیٰ کی موجودگی کا ادراک اور احساس کیسے ہوتا ہے؟

جواب: انسان جب زمین و آسمان، سورج، چاند اور تاروں، بارشوں کے نظام اور موسموں کے آنے جانے، غرض اپنے اردگرد کے جس چیز کے بارے میں گہرائی سے سوچتا ہے تو اس کا دل خود بہ خود اقرار کرلیتا ہے کہ یہ نظام خود بہ خود نہیں چل رہا بلکہ کوئی طاقت ور ذات اس پورے نظام کائنات کو چلا رہا ہے اور وہی ذات اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

سوال 2: اللہ تعالیٰ سے محبت کے بارے میں کوئی آیت لکھیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِینَ اٰمَنُوا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ　　(البقرہ:165)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ محبت کرنے والے ہیں۔

سوال 3: اللہ تعالیٰ سے محبت کیوں ضروری ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ہمارا خالق ہے اور اس نے ہم پر بے شمار انعامات اور احسانات کیے ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا نہایت ضروری ہے۔ اللہ سے محبت کے بغیر کوئی شخص مومن نہیں بن سکتا لہٰذا ایمان کا تقاضا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی جائے۔

سوال 4: رسول اللہ ﷺ سے محبت کیوں ضروری ہے؟　　یا

رسول اللہ ﷺ کی محبت کے بارے میں ایک آیت اور حدیث لکھیں۔

جواب: رسول اللہ ﷺ سے محبت ایمان کا تقاضا ہے اور اس محبت کے بغیر انسان اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِینَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ　　(الاحزاب:6)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ مومنوں کے لیے ان کی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُونَ هَوَاهُ تَبِعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس (دین) کے مطابق نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔

سوال 5: اطاعت رسول ﷺ کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ ہمارے راہنما اور محسن ہیں۔ آپ ﷺ کی اطاعت کے بغیر نہ تو کوئی شخص مسلمان رہ سکتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ تک رسائی حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ کی اطاعت رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں بار بار اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ:

اَطِیعُوا اللّٰہَ وَاَطِیعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبطِلُوۡٓا اَعمَالَکُمۡ o

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔

سوال 6: ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

جواب: ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیاؑ کا جو سلسلہ شروع فرمایا تھا وہ حضرت محمد ﷺ پر ختم ہوا۔ اب کوئی نیا پیغمبر دنیا میں تشریف نہیں لائے گا اور قیامت تک آنے والے لوگ دین محمدی ﷺ سے راہنمائی حاصل کریں گے۔

سوال 7: ختم نبوت کے متعلق ایک آیت اور حدیث لکھیں۔

جواب: رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِكُمۡ وَلٰكِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ" (الاحزاب:40)

ترجمہ: (مسلمانو!) محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں۔

حضور ﷺ کے آخری نبی ہونے کے بارے میں خود رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعدِیۡ

ترجمہ: میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

سوال 8: اللہ اور رسول ﷺ کی محبت سے کیا مراد ہے؟

جواب: حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی محبت سے مراد یہ ہے کہ صدق دل سے اور محبت کے ساتھ اللہ اور رسول ﷺ کے احکام پر عمل کیا جائے۔

سوال 9: تقویٰ کا حق کب ادا ہو گا؟

جواب: گفتگو میں سلیقہ، عمل میں مطابقت اور رویوں میں اطاعت پیدا ہو گی تو تقویٰ کا حق ادا ہو گا۔

سوال 10: رسول اللہ ﷺ سے محبت کا لازمی نتیجہ کیا ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ سے محبت کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کے ارشادات کو تمام ذاتی پسند و ناپسند پر ترجیح حاصل ہو گی۔

سوال 11: اطاعت میں کون سی چیز درکار ہوتی ہے؟

جواب: اطاعت میں مکمل خود سپردگی درکار ہوتی ہے۔

سوال 12: کوئی عمل کب منافقت بن جاتا ہے؟

جواب: جب ظاہری عمل کے پیچھے دلی چاہت اور قلبی میلان نہ ہو تو عمل منافقت بن جاتا ہے۔

سوال13: تسلیم ورضا کی برکات کب حاصل ہوتی ہیں؟

جواب: عملی اطاعت سے ایمان کے تقاضے پورے ہوں گے اور تسلیم ورضا کی برکات حاصل ہوں گی۔

سوال14: کس نبیؑ کی آمد سے بین الاقوامیت کا تصور ابھرا؟

جواب: حضرت محمد ﷺ کی آمد سے بین الاقوامیت کا تصور ابھرا۔

سوال15: دین اسلام کس وجہ سے کامل دین ہے؟

جواب: ختم نبوت کی برکت سے دین اسلام کامل دین ہے۔

سوال16: خاتم النبیین کا کیا مطلب ہے؟

جواب: خاتم النبیین کے معنی نبیوں کا سلسلہ ختم کرنے والا اور نبیوں پر مہر ہیں۔

سوال17: ختم نبوت کا عقیدہ کتنی آیات اور احادیث سے ثابت ہے؟

جواب: عقیدہ ختم نبوت تقریباً سو آیات مبارکہ اور دو سو دس احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

سوال18: نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے کے بارے میں اسلام کا کیا حکم ہے؟

جواب: رسول اللہ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا اسلام کی رُو سے کذّاب، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

سوال19: نبوت کے جھوٹے دعویدار اسود عنسی کو قتل کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے کس صحابی کو بھیجا؟

جواب: اسود عنسی کو قتل کرنے کے لیے رسول اللہ ﷺ نے حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔

سوال20: کس جنگ میں بارہ سو (۱۲۰۰) صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ شہید ہوئے؟

جواب: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والے مسیلمہ کذاب کے خلاف جنگ یمامہ میں بارہ سو صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ شہید ہوئے۔

سوال21: عبد الملک بن مروان کے دور میں نبوت کے کس جھوٹے دعویدار کو سزائے موت ہوئی؟

جواب: عبد الملک بن مروان کے دور میں نبوت کے جھوٹے دعویدار حارث کذاب دمشقی کو سزائے موت ہوئی۔

سوال22: غلام احمد قادیانی کون تھا؟

جواب: غلام احمد قادیانی ایک کذاب تھا جو ہندوستان کے ایک علاقے قادیان میں پیدا ہوا۔ غلام احمد قادیانی نے مجدد، امام مہدیؑ، مسیح موعودؑ اور نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔

سوال23: غلام احمد قادیانی کا خود کو ظلی اور بروزی نبی کہنے کا کیا مطلب ہے؟

جواب: غلام احمد قادیانی کا خود کو ظلی اور بروزی نبی کہنے کا مطلب یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنے کی وجہ سے اس کذاب پر نبوت کا سایہ پڑا ہے۔

سوال24: مسیح موعودؑ سے کون مراد ہیں؟

جواب: مسیح موعود، یعنی وہ مسیح جس کے آنے کا وعدہ کیا گیا ہو۔ اس سے مراد حضرت عیسیٰؑ ہیں۔

سوال25: امام مہدیؑ کون ہیں؟

جواب: امام مہدیؑ اللہ تعالیٰ کا ایک نیک بندہ ہے جس کا ظہور قرب قیامت میں ہو گا۔ آپؑ مسلمانوں کے خلیفہ بن جائیں گے اور ملک شام میں دجال کے خلاف لڑیں گے۔ حضرت عیسیٰؑ بھی اس زمانے میں تشریف لائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔

سوال26: مرزا غلام احمد قادیانی نے باقاعدہ طور پر کب نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا؟

جواب: مرزا غلام احمد قادیانی نے 1901ء میں باقاعدہ طور پر نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا۔

سوال27: 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی قانون ساز اسمبلی میں کون سا بل پاس ہوا تھا؟

جواب: 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی قانون ساز اسمبلی سے قادیانیوں کے خلاف بل پاس ہوا تھا جس کے مطابق قادیانی کافر اور اقلیت قرار دیے گیے۔

سوال28: آئین پاکستان کے مطابق مسلمان کی تعریف کیا ہے؟

جواب: آئین پاکستان کے مطابق "مسلمان" سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدت و توحید اور خاتم النبیین حضرت محمد ﷺ کی ختم نبوت پر مکمل اور غیر مشروط طور پر ایمان رکھتا ہو اور ایک نبی یا مذہبی مصلح کے طور پر کسی ایسے شخص پر نہ ایمان رکھتا ہو اور نہ اسے مانتا ہو جس نے حضرت محمد ﷺ کے بعد اس لفظ کے کسی بھی مفہوم یا کسی بھی تشریح کے لحاظ سے پیغمبر ہونے کا دعویٰ کیا ہو یا جو دعویٰ کرے۔

سوال29: آئین پاکستان کی دفعہ 260 میں شق نمبر 3 کے مطابق غیر مسلم کی کیا تعریف ہے؟

جواب: آئین پاکستان کی دفعہ 260 میں شق نمبر 3 کے مطابق غیر مسلم کی تعریف درجہ ذیل ہے:

"جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جو آخری نبی ہیں، کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی مفہوم میں یا کسی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے، وہ آئین یا قانون کے اغراض کے لئے مسلمان نہیں ہے۔"

سوال30: امام ابو حنیفہؒ نے نبوت کے جھوٹے دعویدار سے دلیل مانگنے والے کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: امام ابو حنیفہؒ نے نبوت کے جھوٹے دعویدار سے دلیل مانگنے والے کے بارے میں فرمایا کہ:

"جو شخص نبوت کے جھوٹے دعویدار سے دلیل مانگے وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔"

سوال31: رسول اللہ ﷺ نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

”میری امت میں تیس جھوٹے ہوں گے۔ ہر ایک یہ کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

علم کی فرضیت اور فضیلت

سوال 1: علم کے کیا معنی ہیں؟

جواب: علم کے معنی ہیں جاننا اور آگاہ ہونا۔

سوال 2: پہلی وحی میں کس سورت کی آیتیں نازل ہوئیں؟

جواب: پہلی وحی میں سورہ علق کی پہلی پانچ آیتیں نازل ہوئیں۔

سوال 3: پہلی وحی میں کیا اہم باتیں شامل تھیں؟

جواب: پہلی وحی میں حضور ﷺ کو پڑھنے کا حکم ہوا اور قلم کے ذریعے علم سکھانے کا تذکرہ ہوا۔

سوال 4: علم کی اہمیت لکھیں؟

جواب: انسان کو علم کی وجہ سے باقی مخلوقات پر فضیلت حاصل ہے۔ علم ہی کی وجہ سے فرشتوں کو حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا۔ علم انسان کے لیے عظمت کی بنیاد ہے۔ حضور ﷺ نے خود کو علم سکھانے والا کہا ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا

ترجمہ: "میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔"

سوال 5: حضور ﷺ علم میں اضافے کے لیے کیا دعا فرمایا کرتے تھے؟

جواب: حضور ﷺ علم میں اضافے کے لیے یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰهٰ: 114)

ترجمہ: میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔

سوال 6: غزوہ بدر کے بعد جو کافر قیدی فدیہ ادا نہ کر سکے ان کے بارے میں کیا فیصلہ ہوا؟

جواب: غزوہ بدر کے بعد جو کافر قیدی فدیہ ادا نہ کر سکے ان کے بارے میں فیصلہ ہوا کہ وہ دس مسلمان بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں تو انھیں آزاد کر دیا جائے گا۔

سوال 7: حضور ﷺ نے کس چیز کو مومن کی متاع گم گشتہ کہا ہے؟

جواب: حضور ﷺ نے علم و حکمت کو مومن کی متاع گم گشتہ (کھویا ہوا مال) کہا ہے۔

سوال 8: مومن کی عبادات کا مقصد کیا ہوتا ہے؟

جواب: مومن کی عبادات کا مقصد تقویٰ اور رضائے الٰہی کا حصول ہوتا ہے۔

سوال 9: علم کس عمر میں حاصل کرنا چاہیے؟

جواب: حصول علم کے لیے عمر کی کوئی قید نہیں۔ بچپن سے لے کر موت تک حصول علم کا سلسلہ جاری رکھا جا سکتا ہے۔

نوٹ: ماں کی گود سے قبر میں اترنے تک حصول علم کا عمل جاری رکھنے کے بارے میں جو حدیث مشہور ہے، وہ حدیث نہیں ہے بلکہ لوگوں کا کلام ہے اور اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کی طرف کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال 10: علم کی فضیلت لکھیں۔

جواب: علم عظمت اور سر بلندی کا ذریعہ ہے۔ علم میں غور و خوض کرنا روزے کے برابر ہے۔ اللہ کے نزدیک عالم اور جاہل برابر نہیں ہیں، اہل علم اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں۔ علم سے انسان معرفت الٰہی حاصل کرتا ہے اور فرشتوں کے اعلیٰ درجات تک پہنچتا ہے۔

سوال 11: مسلمان کیوں زوال کا شکار ہو گئے؟

جواب: علم و عمل کی وجہ سے مسلمان تمام دنیا پر چھا گئے تھے۔ مگر جب مسلمانوں نے قرآن کی تعیمات کو چھوڑا تو زوال کا شکار ہو گئے۔

طہارت اور جسمانی صفائی

سوال 1: طہارت کے لغوی معنی اور شرعی مفہوم لکھیں۔

جواب: طہارت کے لغوی معنی پاک ہونے کے ہیں۔ شریعت میں جسمانی طہارت سے مراد چھوٹی نجاست سے پاک ہونے کے لیے وضو، اور بڑی نجاست سے پاک ہونے کے لیے غسل کرنا ہے۔

سوال 2: طہارت کے بارے میں ایک آیت اور حدیث لکھیں۔

جواب: صفائی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ (المدثر: 5،4)

ترجمہ: اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھو۔ اور گندگی سے کنارہ کرلو۔ صفائی کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ

ترجمہ: طہارت اور پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

سوال 3: طہارت میں بنیادی طور پر کتنی چیزیں شامل ہیں؟

جواب: طہارت میں بنیادی طور پر دو چیزیں شامل ہیں: (۱) وضو　(۲) غسل

سوال 4: وضو کے چار فرائض لکھیں۔

جواب: وضو کے چار فرائض درجہ ذیل ہیں:

(۱) چہرے کو دھونا (۲) کہنیوں سمیت ہاتھوں کو دھونا　(۳) سر کا مسح کرنا　(۴) ٹخنوں سمیت پاؤں کو دھونا

سوال 5: غسل کے فرائض لکھیں۔

جواب: غسل کے تین فرائض درجہ ذیل ہیں:

(۱) کلی کرنا　(۲) ناک میں پانی ڈالنا　(۳) پورے جسم پر پانی بہانا

سوال 6: طہارت کے کیا فوائد ہیں؟

جواب: طہارت حاصل کرنا تو فرض ہے لیکن اس سے انسان کو ذہنی اور جسمانی سکون بھی ملتا ہے۔ انسان صاف ستھرا رہتا ہے اور تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ صفائی کی وجہ سے انسان بیماریوں سے کافی حد تک محفوظ رہتا ہے اور جسمانی صفائی کے ساتھ ساتھ روحانی پاکیزگی بھی حاصل کرلیتا ہے۔